ہفتہ 23 جون 2001ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 23 جون 2001ء 1422 ہجری-23 احسان 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 139

رحمت الٰہی کے سو حصے

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کئے-99 حصے اپنے پاس رکھ لئے اور ایک حصہ زمین پر اتارا- اسی حصے کی وجہ سے مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے- یہاں تک کہ گھوڑا بھی اپنے پاؤں بچے کے اوپر سے اٹھالیتا ہے کہ اسے تکلیف نہ پہنچے۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب جعل الله الرحمة حديث نمبر 5541)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انسان اور اس کی حالت اور غور و پرداخت پر غور کرو تو معلوم ہوگا کہ خدا تعالیٰ نے کتنا بڑا احسان کیا ہے کہ اس قدر انقلابات اور تغیرات میں اس کی دستگیری فرمائی ہے-

دوسرا پہلو جو میں نے ابھی بیان کیا ہے کہ قبل از پیدائش وجود ایسے سامان ہوں کہ تمدنی زندگی اور قویٰ کے کام کے لئے پورا پورا سامان موجود ہو- دیکھو ابھی ہم پیدا بھی نہ ہوئے تھے کہ سامان پہلے ہی پیدا کر دیا- منور سورج جو اب چڑھا ہوا ہے اور جس کی وجہ سے عام روشنی پھیلی ہوئی ہے اور دن چڑھا ہوا ہے اگر نہ ہوتا- کیا ہم دیکھ سکتے تھے یا روشنی کے ذریعہ جو فوائد اور منافع ہمیں پہنچ سکتے ہیں- ہم کس ذریعہ سے حاصل کر سکتے تھے؟ اگر سورج اور چاند یا اور کسی قسم کی روشنی نہ ہوتی تو بینائی بے کار ہوتی؛ اگرچہ آنکھوں میں ایک قوت دیکھنے کی ہے' مگر وہ بیرونی اور خارجی روشنی کے بدوں محض نکمی ہے- پس یہ کس قدر احسان ہے کہ قویٰ سے کام لینے کے لئے ان ضروری سامانوں کو پہلے سے مہیا کر دیا اور پھر یہ کس قدر رحمت ہے کہ ایسے قویٰ دیئے ہیں اور ان میں بالقوۃ ایسی استعدادات رکھ دی ہیں جو انسان کی تکمیل اور وصول الی الغایۃ کے لئے از بس ضروری ہیں- دماغ میں' اعصاب میں' عروق میں ایسے خواص رکھے ہیں کہ انسان ان سے کام لیتا ہے اور ان کی تکمیل کر سکتا ہے' اس لئے کہ قوتوں کی تکمیل کا سامان ساتھ ہی پیدا کر دیا ہے- یہ تو اندرونی نظام کا حال ہے کہ ہر ایک قوت اس منشاء اور مفاد سے پوری مناسبت رکھتی ہے' جس میں انسان کی فلاح ہے اور بیرونی طور پر بھی ایسا ہی انتظام رکھا ہے کہ ہر شخص جس قسم کا حرفہ رکھتا ہے اس کے مناسب حال ادویات و آلات قبل از وجود مہیا کر رکھے ہیں- مثلاً اگر کوئی جوتا بنانے والا ہے تو اس کو چمڑہ اور دھاگہ نہ ملے تو وہ کہاں سے لائے اور کیونکر اپنے حرفہ کی تکمیل کرے- اسی طرح درزی کو اگر کپڑا نہ ملے تو کیونکر سیئے- اسی طرح ہر متنفس کا حال ہے- طبیب کیسا ہی حاذق اور عالم ہو لیکن اگر ادویہ نہ ہوں تو وہ کیا کر سکتا ہے- بڑی سوچ اور فکر سے ایک نسخہ لکھ دے گا' لیکن بازار سے وہ دوا نہ ملے' تو کیا کرے گا- کس قدر فضل ہے کہ ایک طرف علم دیا ہے اور دوسری طرف نباتات' جمادات' حیوانات جو مریضوں کے مناسب حال تھے پیدا کر دیئے ہیں اور ان میں قسم قسم کے خواص رکھے ہیں جو ہر زمانہ میں نا اندیشہ ضروریات کے کام آسکتے ہیں- غرض اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز بھی غیر مفید پیدا نہیں کی اور نہ جس کے خواص محدود ہوں- یہاں تک کہ پسو اور جوں تک بھی غیر مفید نہیں- لکھا ہے کہ اگر کسی کا پیشاب بند ہو تو بعض وقت جوں کو احلیل میں دینے سے پیشاب جاری ہو جاتا ہے- انسان ان اشیاء کی مدد سے کہاں تک فائدہ اٹھاتا ہے- کوئی تصور کر سکتا ہے؟ پھر چوتھی بات پاداش محنت ہے- اس کے لئے بھی خدا کا فضل درکار ہے- مثلاً انسان کس قدر محنت و مشقت سے زراعت کرتا ہے- اگر خدا تعالیٰ کی مدد اس کے ساتھ نہ ہو تو کیونکر اپنے گھر میں غلہ لا سکے- اسی کے فضل و کرم سے اپنے وقت پر ہر ایک چیز ہوتی ہے؛ چنانچہ اب قریب تھا کہ اس خشک سالی میں لوگ ہلاک ہو جاتے' مگر خدا نے اپنے فضل سے بارش کر دی اور بہت سے حصہ مخلوق کو سنبھال لیا- غرض اولاً بالذات اکمل اور اعلیٰ مستحق تعریف کا خدا تعالیٰ ہے- اس کے مقابلہ میں کسی دوسرے کا ذاتی طور پر کوئی بھی استحقاق نہیں-

(ملفوظات جلد اول ص 313)

کفالت یتامٰی کی مبارک تحریک

جو دوست یتامٰی کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں ایسے احباب سے گذارش ہے کہ وہ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع دفتر کفالت یکصد یتامٰی دارالضیافت ربوہ کو دیکر اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامٰی" صدر انجمن ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں- ایک یتیم بچے کی کفالت کا اندازہ خرچ 500 روپے سے ایک ہزار روپے ماہوار ہے- اس وقت بفضل تعالیٰ 1200 یتامٰی کمیٹی کی زیر کفالت ہیں-

(سیکرٹری کمیٹی یکصد یتامٰی دارالضیافت ربوہ)

درخواست دعا اور ضرورت خادم

محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں-

ماہر فزیوتھراپسٹ [illegible] عمران الحق صاحب لاہور میرے علاج کے لئے ربوہ آئے ہوئے ہیں- احباب سے میری کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے- نیز مجھے ایک Attendent کی ضرورت ہے- اگر ریٹائرڈ فوجی ہو تو اسے ترجیح دی جائے گی-

(الفارس- دارالصدر غربی ربوہ)

اعلانات کے سلسلہ میں گزارش

احباب کرام سے گزارش ہے کہ الفضل میں اعلانات کی اشاعت کے لئے درج ذیل امور کو مدنظر رکھیں-

1- اعلان نکاح کے ہمراہ نکاح فارم کی فوٹو کاپی بھجوائیں-

2- ولادت وفات' بیماری و تقریب شادی کے اعلان پر صدر جماعت/امیر جماعت کی تصدیق ضروری ہے-

3- نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء رزلٹ کارڈ (یا کوئی اور ثبوت مثلاً دستخط پرنسپل) کی کاپی مع تصدیق صدر جماعت یا امیر صاحب بھجوایا کریں-

(ایڈیٹر الفضل)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 163

خاتمہ بالخیر چاہیے

5 نومبر 1902ء کا واقعہ ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ الدار سے حسب معمول سیر کے لئے تشریف لائے۔ آتے ہی قاضی میر حسین صاحب مدرس عربی مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے والد ماجد مسمی غلام شاہ صاحب تاجر اسپاں سے ملاقات ہوئی انہوں نے حضرت اقدس کے دست مبارک کو بوسہ دیا اور نذر پیش کی حضرت اقدس ان کے حالات دریافت فرماتے رہے معلوم ہوا کہ آپ کی اسی سال سے زیادہ عمر ہے انہوں نے درخواست کی میرے خاتمہ بالخیر کی دعا فرمائی جاوے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ:

"بس یہی بڑی بات ہے کہ خاتمہ بالخیر ہو کسی نے نوح علیہ السلام سے دریافت کیا تھا کہ آپ تو قریب ایک ہزار سال کے دنیا میں رہ کے آئے ہیں بتلایئے کیا کچھ دیکھا نوح نے جواب دیا کہ یہ حال معلوم ہوا ہے کہ جیسے ایک دروازے سے آئے اور دوسرے سے چلے گئے تو عمر کا کیا ہے لمبی ہوئی تو کیا تھوڑی ہوئی تو کیا خاتمہ بالخیر چاہیے۔"

(البدر 14 نومبر 1902ء صفحہ 22)

تین جامع نصائح

8 نومبر 1902ء کو مونگھیر سے محمد رفیق صاحب بی اے اور محمد کریم صاحب تشریف لائے ہوئے تھے دونوں نے نماز فجر کے وقت حضرت اقدس سے بیعت کی۔ بیعت کر چکے تو حضور نے فرمایا کہ ہماری کتابوں کو خوب پڑھتے رہو تا کہ واقفیت ہو اور کشتی نوح کی تعلیم پر ہمیشہ عمل کرتے رہا کرو اور ہمیشہ خط بھیجتے رہو۔

(البدر 21 نومبر 1902ء صفحہ 27)

قبولیت دعا کا ایک نکتہ

ظہر کے وقت حضور نے ایک نووارد صاحب سے ملاقات کی اور ان کو تاکید کی کہ وہ اپنے والد کے حق میں جو سخت مخالف ہیں دعا کیا کریں انہوں نے عرض کی کہ حضور میں دعا کیا کرتا ہوں اور حضور کی خدمت میں بھی دعا کے لئے ہمیشہ لکھا کرتا ہوں حضرت اقدس نے فرمایا کہ:

توجہ سے دعا کرو باپ کی دعا بیٹے کے واسطے اور بیٹے کی باپ کے واسطے قبول ہوا کرتی ہے اگر آپ بھی توجہ سے دعا کریں تو اس وقت ہماری دعا کا بھی اثر ہوگا۔

(البدر 21 نومبر 1902ء صفحہ 27)

سچا ہمدرد

28 نومبر 1902ء کو بوقت ظہر حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کے ذریعہ یہ افسوسناک خبر ملی کہ ایک احمدی بھائی کو کرکٹ کھیلتے ہوئے دانت میں ضرب آئی ہے اور نیچے کا لب بالکل پھٹ گیا ہے فرمایا:

"تعجب ہے کہ دیدہ دانستہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالا جاتا ہے اس جگہ کی یہ تعلیم نہیں ہے کہ ہر ایک قسم کے شر اور بدعت میں اپنے آپ کو ڈالا جائے بلکہ یہ ہے کہ ہر ایک ہلاکت کی راہ سے پرہیز کیا جائے۔ لیاقت علمی اور شئے ہے۔ کیا اگر انسان کو کوئی کھیل نہ آتی ہو تو اس کی لیاقت میں فرق آ جاوے گا جن لوگوں کی یہ کھیل ایجاد ہے وہ تو مست ہیں ان کو تلف جان کی پروا نہیں مگر ہمیں تو پروا ہے"۔

(البدر 9 جنوری 1903ء)

نماز میں حصول ذوق کے لئے خصوصی دعا

28 دسمبر 1901ء کو قبل دوپہر رنگون سے ابو سعید عرب صاحب بعض دوسرے احباب کے ساتھ حضرت کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں 1894ء میں لاہور آیا تھا اور خواجہ کمال الدین صاحب نے آپ کی تصدیق کے لئے ایک کتاب بھی دی تھی اور مجھے قادیان جانے کے لئے بھی کہا جس کی اب توفیق ملی ہے پھر نماز میں بے ذوقی کا عرض کیا جس پر حضور نے یہ دعا بتلائی کہ:

"اے اللہ تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور میں اس وقت بالکل مردہ حالت میں ہوں میں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو میں تیری طرف آجاؤں گا اس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے تو ایسا شعلہ نور اس پر نازل کر کہ تیرا انس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے تو ایسا فضل کر کہ میں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جا ملوں۔

پھر ارشاد فرمایا:

جب اس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا تو وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر ایسا آئے گا کہ اس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رقت پیدا کر دے گی"۔

(الحکم 10 جنوری 1903ء صفحہ 11)

آئیوری کوسٹ کے ایک گاؤں میں اچانک آتش زدگی سے متاثرہ افراد کی امداد

رپورٹ: وسیم احمد ظفر ثانی۔ مربی سلسلہ آئیوری کوسٹ

خدمت خلق جماعت احمدیہ کا ہمیشہ سے طرہ امتیاز رہا ہے۔ دنیا میں کہیں بھی مخلوق خدا کسی ناگہانی مصیبت میں مبتلا ہوئی تو خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو ہمیشہ توفیق عطا فرمائی کہ وہ خدمت کے میدان میں صف اول میں رہی ہے۔ وہ بوسنیا کے مصیبت زدگان ہوں یا جاپان میں زلزلہ کے متاثرین ہوں خدا کے فضل سے جماعت نے ہمیشہ بے لوث خدمت کی توفیق پائی ہے اور یہ خدمت محض خدا کی رضا کے حصول کے لئے ہوتی ہے۔

اس طرح ایک ناگہانی آفت آئیوری کوسٹ کے ایک ریجن بوآکے (Bouake) کے ایک گاؤں موسوباڈوگو (Mousso Badougou) میں آئی جہاں جنگل میں آگ لگنے کی وجہ سے آگ نے پورے گاؤں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور دیکھتے ہی دیکھتے پورا گاؤں جل گیا اور گھروں میں عام استعمال کے کپڑے تک جل کر راکھ ہو گئے۔ لیکن وہاں موجود بیت احمدیہ گاؤں کے وسط میں ہونے کے باوجود معجزانہ طور پر آگ سے بالکل محفوظ رہی۔

اطلاع ملتے ہی امیر صاحب کی ہدایت پر جماعت کا ایک وفد اہل گاؤں سے اظہار ہمدردی کے لئے پہنچا جس نے نقصانات کا اندازہ لگا کر رپورٹ آبی جان بھجوائی۔ یہاں ہنگامی طور پر امیر صاحب نے انتظامی امور کی کمیٹی کا اجلاس بلوا کر اس مسئلہ پر غور کیا اور کمیٹی نے متفقہ طور پر سفارش کی کہ فوری طور پر عام ضرورت کی اشیاء اور کپڑوں کے لئے اڑھائی ملین فرانک فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں اس کی اطلاع کی گئی تو حضور ایدہ اللہ نے فوری طور پر متاثرین کی امداد کی ہدایت فرمائی اور خاص طور پر رقم کی منظوری مرحمت فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ کی ہدایت کے مطابق مکرم عبدالرشید صاحب انور، امیر و مشنری انچارج آئیوری کوسٹ کی قیادت میں ایک اور وفد متاثرہ گاؤں پہنچا جس میں مربیان سلسلہ مکرم باسط احمد شاہد صاحب، مکرم عامر ارشاد صاحب، مکرم ظفر اللہ سلام صاحب اور خاکسار وسیم احمد ظفر شامل تھے۔ اہل گاؤں سے اظہار ہمدردی اور مذکورہ رقم فراہم کرنے پر اہل گاؤں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ ان کے دلوں پر ہونے والا گہرا اثر ان کے چہروں پر نمایاں تھا۔ اور بہت جذباتی انداز میں گاؤں کے لوگوں نے جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر فضا نعرہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ اس موقع پر بوآکے (Bouake) کی جماعت نے متاثرین کے لئے کپڑوں کے چودہ بنڈل تحفۃً پیش کیے جو کہ مکرم عمر معاذ صاحب مربی سلسلہ بوآکے سے لے کر آئے تھے۔ اس موقع پر مکرم امیر صاحب نے خطاب کرتے ہوئے صبر اور وسیع حوصلہ کی تلقین کی اور جماعت کی طرف سے مکمل تعاون کی یقین دہانی کروائی۔ امیر صاحب نے فرمایا کہ اخوت اور بھائی چارہ کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی ضروریات پر دوسروں کی ضروریات کو ترجیح دینا مومن کی سچی نشانی ہے۔

آخر میں مکرم امیر صاحب نے دعا کرائی۔ اس ریلیف کی رپورٹ ایک مشہور اخبار میں بڑے اچھے انداز میں شائع ہوئی۔

(الفضل انٹرنیشنل یکم جون 2001ء)

فکر پر فکر تو غم پر ہے غموں کی بوچھاڑ
سانس تو لینے دو تھوڑا سا تو ستانے دو
مجھ سے ہے اور تو غیروں سے ہے کچھ اور سلوک
دلبرا آپ بھی کیا رکھتے ہیں پیمانے دو
تن سے کیا جان جدا رہتی ہے یا جان سے تن
راستہ چھوڑ دو دربانو مجھے جانے دو

(کلام محمود)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

جی کے مرنا تو سب کو آتا ہے مر کے جینا سکھا دیا تم نے

تعلیم الاسلام کالج کے عظیم المرتبت اور کردار ساز اساتذہ

ان چاندنی راتوں کا تذکرہ جب بیت مبارک کی چھت پر چاند جلوہ فگن ہوتا تھا

محترم میاں عبدالسمیع نون صاحب

ٹی- آئی کالج پہلی بار سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے عہد سعادت میں شروع ہوا تھا- پھر باقاعدہ اس کا اجراء سیدی حضرت مصلح موعود کے دور میں 1944ء میں ہوا- مجھے یہ بجا طور پر فخر حاصل ہے کہ میں 1944ء میں پہلی فسٹ ایئر کلاس میں شامل ہوا تھا-

آج مختصر طور پر اس دور کے اس قابل صد رشک مادر علمی کے ابتدائی چند اساتذہ کرام کا ذکر کرنا چاہتا ہوں- علماء کا یہ وہ گروہ صالحین تھا جو وسیع علوم اور گہری معرفتوں اور اعلیٰ کردار کے حامل تھے- اور یک جائی طور پر ایسے نایاب خوبیوں والے اساتذہ کا کہیں اور میسر آنا محالات میں سے تھا- میرے مضامین میں فزکس' ریاضی' انگلش اور عربی شامل تھے- اس لئے ان مضامین کے ماہرین سے تو براہ راست اور بطور خاص اکتساب فیض کے مواقع میسر آئے- فلاسفی کے پروفیسر استاذی المحترم جناب چوہدری محمد علی صاحب مضطر اور اقتصادیات کے پروفیسر سیدی حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کے کلاس لیکچرز میں تو ہم شامل نہ ہوتے تھے مگر جناب چوہدری صاحب فضل عمر ہوسٹل کے انچارج سپرنٹنڈنٹ تھے- اور حضرت صاحب پرنسپل- ان دونوں کے تربیتی اور روحانی خطابات کے سبھی طلباء مخاطب ہوا کرتے تھے- اور ہمیں ان کے روح پرور لیکچرز سننے کے مواقع پر اپنی کوتاہ دامنی کا شدید احساس ہوتا تھا- غریبوں کے لئے مسیحا زخمی دلوں پر پھاہا رکھنا ان کا دستور تھا ان کے خطابات مشفقانہ گہری دلی ہمدردی پر مشتمل اصلاح احوال اور اعلیٰ کردار سازی کے اغراض و مقاصد کے لئے وقف ہوتے تھے-

چند اساتذہ

ریاضی کے پروفیسر میاں عبدالرحمان صاحب تھے جو لاہور کی مشہور میاں فیملی سے تعلق رکھتے تھے- انگلش کے پروفیسر جناب اخوند عبدالقادر صاحب تھے- جب وہ اپنی شیروانی کی سینے والی دونوں جیبوں میں انگوٹھے ڈال کر اپنے مخصوص انداز میں لیکچر شروع کرتے تھے- تو سلاست اور روانی میں وہ ایک تیز رفتار دریا کی مانند نظر آتے - جو جہالتوں کے خس وخاشاک کو بہا لے جاتا - اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اچھوتے مضامین ان کے کوٹ کی جیبوں سے موتیوں کی مانند اچھل اچھل کر نکل رہے ہیں- ان کی طبیعت میں بہت شفقت اور محبت اور ایثار اور وقار جمع تھے- شخصیت بہت بارعب تھی- طبعاً کم آمیز تھے-

فزکس ہم نے میٹرک تک نہیں پڑھی تھی- F.Sc میں شروع کی تو کئی اندیشوں اور فکروں نے گھیرا ہوا تھا- کہ مضمون مشکل ہے- اور پھر ہماری اس علم کی شاخ میں بنیاد ہی کوئی نہیں- مگر ہمیں جو استاد میسر آئے وہ اپنے مضمون کے ایسے ماہر اور تعلیم کا طریقہ ایسا سلیس اور دلپذیر کہ ہمیں اس مضمون میں سب سے بڑھ کر دلچسپی پیدا ہوگئی اور F.Sc کے امتحان میں یہ اجنبی مضمون ہمیں اونچی پوزیشن دلانے کا موجب بنا- اور یہ درویش صفت اور خلوت نشین غنا اور اتقا کی علامت جناب پروفیسر میاں عطاالرحمان صاحب بھیروی تھے- اللہ تعالیٰ ان کا بسیرا اپنی رضوان کے بوستانوں میں بنائے-

عربی کے پروفیسر جناب صوفی بشارت الرحمان صاحب وہ تو سب کے دوست اور مربی اور ہر لحہ قرآن کریم پڑھانے کی ایک ایسی دھن ان کے دل و دماغ پر سوار تھی جسے انہوں نے اپنے ذاتی سارے کاموں پر ترجیح دی ہوئی تھی- اور جونہی چند منٹ انہیں فراغت کے ملتے- تو اپنے شاگردوں کو اکٹھا کیا- اور قرآن کریم کے مفاہیم سکھانے شروع کر دیئے ڈی- اے - وی کالج لاہور کی عمارت میں اپنے شاگردوں کو اکٹھا کر کے جس جگہ درس دینا شروع کیا تھا- اس طرح یاد ہے جیسے کل کی بات ہو- ذہن میں اللہ تعالیٰ نے عجیب استعدادیں رکھ دی ہیں- کہ پرانی باتیں یہ خوب محفوظ رکھتا ہے- اور سچ تو یہ ہے کہ وہ زمانہ ہی ایسا تھا جس کی یادیں محفوظ رکھے جانے کے لائق بھی ہیں-

حضرت علامہ قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری سے بھی ہم نے کئی لیکچر سنے- وہ بھی علم کا ایک سمندر تھا- اور یہ وصف ہمارے سارے اساتذہ کرام میں بطور قدر مشترک تھا کہ نمود و نمائش تو بہت دور کی بات ہے- وہ باوجود اعلیٰ علمی مہارت کے عاجزی' انکساری اور ہیچمدانی کی چلتی پھرتی تصویر تھے-

جناب ڈاکٹر سید سلطان محمود صاحب شاہد محبت کرنے والے ماہر تعلیم ہیں-

تاریخ کے پروفیسر جناب عباس بن عبدالقادر صاحب تھے- اپنے شعبہ کے ماہر استاد تو تھے ہی- انگریزی زبان پر انہیں عبور حاصل تھا- طبیعت میں خودداری کے ساتھ ساتھ منکسر المزاجی گندھی ہوئی تھی- تقسیم ملک کے بعد دونوں بھائی یعنی ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر صاحب اور پروفیسر عباس صاحب موصوف حیدر آباد سندھ میں جا آباد ہوئے- پروفیسر صاحب 1974ء میں راہ حق میں جان جان آفریں کو پیش کر کے اس گروہ عاشقان میں شامل ہوئے- جن پر کبھی موت وارد ہی نہیں ہوتی اور دوسرے بھائی بھی تیز تیز قدم اسی ڈگر پر چلتے چلتے اپنے پیدا کرنے والے کے پاس پہنچ گئے-

یہ ٹی- آئی کالج کے وہ چند اساتذہ کرام ہیں- جن کی یادیں میرے بوڑھے ذہن میں ابھی موجود ہیں- یہ ممکن ہے کہ کسی کا ذکر نہ ہو سکا ہو- 55 سال پرانی بات ہے- معذور سمجھا جائے-

سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ان سب کے ماتھے کا جھومر تھے- کافی غیر از جماعت طلباء بھی اس کالج میں داخل تھے- ایک تو یہ مثالی درسگاہ تھی - جس میں داخلے کے لئے سرگودھا کا گورنمنٹ کالج- گجرات کا مثالی زمیندارہ کالج اور پھر لاہور کے مشہور و معروف اسلامیہ کالج - ایف- سی کالج - اور گورنمنٹ کالج کو چھوڑ کر کشاں کشاں طلباء قادیان پہنچے- اور وہاں برادرم حسام الدین وغیرہ کا صوبہ سرحد سے اس کالج میں آنا بھی یاد ہے-

ہمارے اساتذہ ہمیں نصابی تعلیم بھی دیتے تھے- اور بحیثیت مربیان ہماری کردار کی نوک پلک سنوارنے میں دن رات کوشاں رہتے- اور پھر مقدور بھر کوشش کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی شبانہ روز دعاؤں سے ہمارے لئے دینی و دنیاوی حسنات کے طالب ہوتے-

اللہ تعالیٰ ان سب کو ہماری طرف سے بہترین اجر عطا فرمائے خود ہم میں کب طاقت ہے جو ان کے احسانات عظیم کا بدلہ اتاریں-

مجلس عرفان

پھر ایک درسگاہ وہاں ایسی بھی تھی جس کی مثال دنیا کے صفحہ پر کہیں اور مل ہی نہیں سکتی تھی- اور وہ تھی بیت المبارک کے چھت پر جو سرشام منعقد ہوتی تھی- اور جس میں عالم فاضل لوگ اس بے مثال استاد کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیے ہوتے تھے- جسے عرش کے مالک نے ظاہری اور باطنی سارے علوم خود سکھائے تھے- وہاں فیڈرل کورٹ آف انڈیا کے سینئر جج اس طرح گوش برآواز بیٹھے دکھائی دیتے تھے- جیسے ایک مبتدی طالب علم ایک ماہر تعلیم کے سامنے- اس محفل کے علمی اور روحانی محاسن کو بیان کرنے سے میرا قلم یکسر قاصر ہے-

عرف عام میں اسے ''مجلس عرفان'' کہا جاتا تھا اس زمانے میں اخبارات میں ممکن ہے اس کی کچھ روئیداد محفوظ ہو چکی ہو مگر شنیدہ کے بود مانند دیدہ جس نے اس روحانی مائدے کو چکھا وہی اس کے روحانی حظ سے واقف ہو سکتا ہے وہ ایک نورانی شمع تھی جس پر قربان ہونے کے لئے پروانے دور نزدیک سے کھچے چلے آتے تھے مگر یہ شمع بھی انوکھی تھی کہ اس کی ہر شام پہلے سے تیز تر ہوا کرتی تھی- اور پروانے بھی اپنی جانیں قربان کر کے فنا نہیں ہوتے تھے- بلکہ ایک نئی ابدی زندگی پا لیتے تھے-

ہوتی نہ اگر روشن وہ شمع رخ انور
کیوں جمع یہاں ہوتے سب دنیا کے پروانے

طلسماتی وجود

کالج کے پرنسپل حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب- ایک طلسماتی وجود دین و دنیا کے علوم کا حسین امتزاج - کشادہ نظر- فراخ ذہن اور وسیع القلب غریب پرور اور عالی حوصلہ جوان تھے-

آپ کی بارعب اور نورانی شخصیت نے طالب علموں کی زندگی میں ایک انقلاب برپا کر دیا تھا کسے معلوم نہیں کہ کالجوں میں آئے دن باغیانہ

تحریکات سر اٹھاتی رہتی ہیں جنہیں کالجوں کے پرنسپل کبھی سزا دے کر کبھی جرمانے کر کے کبھی کالجوں سے خارج کر کے انہیں دبانے کی ناکام کوشش کرتے رہتے ہیں۔ مگر اس کالج کے مدارالمہام ایسی ساری خرابیوں کا علاج ایک نظر سے کر دیتے تھے۔ آنکھوں میں وہ نور تھا۔ کہ جس سے قریب المرگ مریض جسمانی اور روحانی بھی شفا پا جاتے۔ آپ کے بارہ میں مجھے کسی دوست کا یہ شعر بہت ہی مناسب حال لگتا ہے۔ اس میں ہرگز کوئی مبالغہ نہیں

آنکھیں کہ جیسے نور کی ندی چڑھی ہوئی
چہرہ کہ جیسے پھول کھلا ہو گلاب کا

یہ جو آپ نے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد ماٹو دیا کہ

Love for all Hatred fo none

اس پر آپ کا اپنا عمل تو بہت عرصہ پہلے سے تھا۔ نگاہوں سے علاج کا جو میں نے ذکر کیا ہے یہ علاج بے حد سود مند اور شافی ہوتا ہے۔ یہ شاذ ہی ہوتا تھا کہ نظروں سے خفگی ظاہر ہوتی ہو۔ اکثر و بیشتر محبت اور شفقت اور پیار ہی نظروں سے چھلکتا تھا۔ جس سے غیر از جماعت باغیانہ خیالات رکھنے والے طلبا بھی رام ہو جاتے تھے۔ یہ نگاہوں کی زبان بہت موثر حربہ رہا ہے۔ مگر یہ وہی نعمت عظمیٰ ہے۔ اس کے ذریعہ اصلاح کی خاطر بعض دفعہ غصے کا اظہار بھی کرنا پڑتا ہے وہ بھی بڑی تاثیریں رکھتا ہے مگر نگاہیں جس دلکش انداز میں پیار و محبت کا اظہار کرتی ہیں۔ وہ زبان کے ذریعہ اظہار سے ہمیشہ زیادہ موثر ہوتا ہے۔ سچ کہا احمد فراز نے۔

اس نے نظر نظر میں ہی ایسے بھلے سخن کہے
میں نے تو اس کے پاؤں میں سارا کلام رکھ دیا

احمد فراز کے پاس تو کلام تھا جو اس نے اپنے محبوب کی نظروں کے نذر کر دیا۔ میں تو ہر لحاظ سے تہی دامن ہوں ایک لخت لخت دل ہی ہے۔ جو اس اپنے محبوب کے پاؤں میں رکھ سکتا سو وہ حاضر ہے۔ مگر یہ ان کے کس کام کا ہے۔

وہ عالی نسب اور عالی ظرف پرنسپل جس کی بندہ نوازیوں کا احاطہ کرنا امر محال ہے۔ کیا کیا لکھا جائے اور پھر یہ سوانح کا بیان بھی تو نہیں ہے۔ ربوہ کے نواحی قصبہ کا ایک غریب طالب علم جو اب ہائی کورٹ کا وکیل ہے۔ اور لاکھوں کی کمائی کرتا ہے۔ جب کالج میں اسے سخت سردی میں صرف ایک کرتے میں ملبوس دیکھا تو بے چین ہو گئے۔ اسی وقت گھر گئے اور اپنے گرم کئی جامے لا کر اسے دیئے۔ وہ اب بھی یہ واقعہ بیان کرتا ہے۔ تو ممنونیت سے اس کی پلکوں پر تارے نظر آتے ہیں۔ وہ تو ایک غیر احمدی نوجوان تھا۔ مگر نہ کبھی سورج نے تپش اور روشنی دینے میں اپنے اور غیر اچھے اور برے کی تمیز کی نہ باران رحمت نے گلستانوں اور بیابانوں میں کبھی فرق کیا۔ بلکہ یہ تو روڑی پر بھی اسی زور سے برستی ہے۔

راقم تو پھر غلام ابن غلام تھا۔ بغیر کسی استحقاق کے مورد کرم خاص رہا۔ وہ تو دشمنوں کا بھی پسندیدہ حریف تھا۔ محبتوں کا سمندر۔ تکلیفوں اور مصائب میں مسکرانے والا مجھے نہ کبھی بھولا نہ یہ ممکن ہے کہ آئندہ زمانے کی گرد اس کی حسین یادوں کو دھندلا سکے وہ مجھے ہمیشہ یاد رہتا ہے۔ مگر جب کوئی چوٹ لگے تو پیارے اور مہربان زیادہ ہی یاد آ آ کر ستاتے ہیں۔

کر رہا تھا غم جہاں کا حساب
آج تم یاد بے حساب آئے
ہر رگ خوں میں پھر چراغ جلیں
سامنے جب وہ بے نقاب آئے

1947ء میں تقسیم ملک کے نتیجے میں یہ مثالی درسگاہ لاہور منتقل ہوئی۔ وہاں ایک حویلی نما مکان میں چٹائیوں پر بیٹھ کر کلاسز شروع ہوئیں۔ ہمیں کسی قسم کا احساس کمتری نہیں تھا۔ کیونکہ ہم ایک "چاند" کے گرد ہالہ بنائے بیٹھے ہوتے تھے۔ اور پھر اسی شہر میں کالج کا اولوالعزم بانی رونق افروز تھا۔

قارئین کرام! ظاہری اسباب کا فقدان زندہ قوموں کے ارادوں اور پروگراموں کی تکمیل میں کبھی حارج نہیں ہوتا۔

الغرض ان مبارک ایام کی یاد نہ اب تک بھولی ہے نہ بھول سکتی ہے۔ قادیان وہ بستی میری تمناؤں کی بستی ہاں میری پہلی محبت کی آماجگاہ جو جتنی وہ روئے زمین پر ہے اس سے کہیں زیادہ میرے اندر آباد ہے۔ اور اساتذہ کرام ایسے جن کی الفتوں محبتوں جاں نثاریوں نے ہماری محرومیوں اور پژمردگیوں اور کم مائیگی کے سارے احساسات کو ریت کی دیوار کی صورت مسمار کر دیا تھا۔ وہ علم و فضل میں یکتا تھے۔ اور ان کے برتاؤ اور محبتوں کا انداز زمانے سے نرالا تھا۔ میرے دل و دماغ اور میرے جسم کی فضا ان کی شفقت اور خلوص سے آج بھی پوری طرح مہک رہی ہے۔ میں حیران ہوتا تھا۔ اور آج تک حیرت ہوتی ہے۔ کہ یہ قرون اولیٰ کے دور کے لوگ آج یہاں کیسے آ گئے ہیں جو طغیانیوں اور طوفانوں میں عاجزی اور انکساری کی کشتی کمال اطمینان اور لگن سے چلائے جا رہے ہیں۔ اور انہیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر کامل ایمان ہے۔ کہ وہ ہی کامیاب ہوں گے۔ اور ہم چشم دید گواہ ہیں کہ وہ کامیاب ہو بھی گئے۔ اب ان قابل صد ناز ہستیوں میں مجھے صرف دو تین ہی زندہ نظر آتے ہیں۔ جن سے دور رہ کر بھی ان کی خوشبو سے جسم و جان کو معطر محسوس کرتا ہوں۔ اللہ ان کی عمروں میں بہت بہت برکت دے۔

دو چار امیدوں کے دیئے اب بھی ہیں روشن
ماضی کی حویلی ابھی ویران نہیں ہے

دینی اقدار کی سربلندی کے لئے ایک احمدی بچی کا شاندار نمونہ

آسٹریلیا کے سکول میں پردہ کے قیام کے لئے کامیاب کوشش کی

خدا تعالیٰ نے دعا کے نتیجہ میں مخالفین کے دل بدل دیئے

عزیزہ عطیۃ الغالب صاحبہ بنت مکرم مسعود احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ آسٹریلیا

میرا نام عطیۃ الغالب ہے اور میں اس وقت St francis Catholic College میں کلاس 9th کی طالبہ ہوں۔ میں اپنے والدین کے ہمراہ اگست 1996ء کو آسٹریلیا آئی تھی کیونکہ میرے والد صاحب (محترم مسعود احمد شاہد صاحب) کا بطور مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ آسٹریلیا تقرر ہوا تھا۔

آسٹریلیا آ کر میں نے 4th کلاس سے اپنی تعلیم کا آغاز کیا۔ دوران تعلیم شروع شروع میں مجھے کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ کیونکہ یہاں کے ماحول اور ہمارے دینی ماحول میں بہت فرق تھا۔ جب کہ میں ایک احمدی لڑکی کے طور پر سکول میں اپنے آپ کو متعارف کروانا چاہتی تھی اور انہی روایات کو لے کر آگے بڑھنا چاہتی تھی جو کہ ایک احمدی بچی کی شایان شان ہوتی ہیں اور جن کی ہمارے پیارے حضور ہم احمدی بچوں سے توقع رکھتے ہیں۔ ان روایات میں سب سے بڑھ کر میرا لباس تھا میری ہر وقت یہ کوشش رہتی تھی کہ میں باپردہ لباس میں سکول جاؤں اور سکول میں میری سیٹ بھی لڑکوں کی بجائے لڑکیوں کے ساتھ ہو۔ مزید یہ کہ جمعہ کے روز مجھے جمعہ پڑھنے کی اجازت بھی مل جائے سکول میں داخل ہوتے ہی میں نے پہلا کام یہ کیا کہ محترم پرنسپل صاحب سے پورا لباس پہننے جمعہ پڑھنے اور میوزک کلاس میں شامل نہ ہونے کی اجازت لے لی۔ اس کے علاوہ کلاس کے اندر اپنی کلاس ٹیچر کو بھی بتا دیا کہ میری سیٹ آپ لڑکیوں کے ساتھ مقرر کریں۔ دو تین مرتبہ جب میں نے اسے کہا تو ٹیچر نے ذرا غصہ سے کہا کہ تم کون ہو؟ میں نے کہا میں ایک احمدی لڑکی ہوں اور ہمارا مذہب ہمیں لڑکوں کے ساتھ کھلم کھلا میل جول کی اجازت نہیں دیتا اس ٹیچر نے کہا کہ اور بھی بہت ساری لڑکیاں پڑھتی ہیں مگر انہوں نے تو کبھی اس طرح نہیں کہا جس طرح تم کہتی ہو اس پر میں نے اسے کہا کہ میں ان سے مختلف ہوں میں ایک احمدی لڑکی ہوں۔ میرا جواب سن کر وہ ٹیچر تو خاموش ہو گئی اور اس نے میری سیٹ بھی مستقل لڑکیوں کے ساتھ کر دی۔ مگر کلاس نے میرا بائیکاٹ کر دیا کوئی لڑکی میرے ساتھ بات کرنے کو تیار نہ تھی۔ کچھ دن تو اسی طرح ہوتا رہا مگر مجھے ذاتی طور پر کوئی پریشانی نہ تھی کیونکہ میں یہ سب کچھ اپنی خوشی سے اپنی مذہبی اقدار کو رواج دینے کی خاطر کر رہی تھی مگر اس بات کو سمجھنے سے قاصر تھی کہ آخر یہ لوگ میرے اس طرح کرنے کو Mind کیوں کرتے ہیں؟ آخر ایک دن میں نے گھر آ کر اپنے والدین سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے مجھے کہا کہ تم سورۃ فاتحہ اور درود شریف پڑھ کر دعا کیا کرو اللہ تعالیٰ ضرور ان کے دلوں کو بدل دے گا اور وہ خود بخود تمہاری دوست بن جائیں گی۔ اس سے مجھے بڑا حوصلہ ہوا۔ چنانچہ اگلے ہی روز سکول میں جب لنچ ٹائم کے دوران میں اکیلی بیٹھی ہوئی تھی تو میں نے سورۃ فاتحہ اور درود شریف پڑھ کر خاص توجہ سے خدا تعالیٰ کے حضور دعا کی تو میں نے یوں محسوس کیا کہ اب میں اکیلی نہیں ہوں بلکہ خدا تعالیٰ کے فرشتے میرے ہمراہ ہیں اور اس وقت میری حیرت کی انتہا نہ رہی جب میری کلاس کی وہ لڑکیاں جو سب سے زیادہ میرے نظریات کی مخالف تھیں میرے پاس آئیں اور کہا کہ آؤ ہم تمہاری دوست ہیں۔ ہمارے ساتھ کھیلو اور یہ کہ اب ہم لڑکوں کو بھی اپنے گروپ میں نہیں رکھیں گی۔ قبولیت دعا کے اس عظیم الشان معجزے نے میرے ایمان کو اس وقت اور زیادہ تقویت بخشی جب میں کلاس میں گئی تو ٹیچر نے مجھے کھڑا کر کے میرا تعارف پوچھا میرے تعارف کرانے پر اس نے پوری کلاس کو مخاطب کر کے کہا کہ مجھے تو اس لڑکی کا مذہب سب سے اچھا لگتا ہے۔

اس دن کے بعد سے تمام کلاس اور ٹیچرز میرا خاص احترام کرتے تھے۔ گھر آتے ہی میں نے یہ تمام باتیں بذریعہ خط حضور کی خدمت میں لکھ دیں۔ حضور کی طرف سے مجھے بڑا ہی پیارا دعائیہ خط موصول ہوا۔

اب اس وقت میں ایک کیتھولک کالج میں 9th کلاس میں ہوں۔ پورا لباس پہنتی ہوں اور سر پر سکارف اوڑھ کر جاتی ہوں۔ انہوں نے مجھے سکول میں نماز پڑھنے کی اجازت دے رکھی ہے۔ سکول کے اندر ان کا عام دستور ہے کہ مرد عورتوں کے ساتھ

باقی صفحہ 7 پر

چوہدری حمید احمد صاحب

شہاب ثاقب

کیفیات و خطرات

ہماری کائنات بگ بین کے پھٹنے سے وجود میں آئی ہے اس کے پھٹنے سے تمام انرجی گیس اور گردو غبار کی صورت میں پھیلی پھر آہستہ آہستہ وہ تمام انرجی اکٹھی ہونی شروع ہوئی جس سے مختلف سیارے اور ہماری زمین وجود میں آئی ہے لیکن کچھ ایسے چھوٹے ٹکرے ان سیاروں اور زمین کے ساتھ اکٹھے نہیں ہوئے وہ کائنات میں آزاد مختلف مداروں میں گھوم رہے ہیں انہیں ہم شہاب ثاقب کہتے ہیں۔ مختلف سیارے اپنی کشش ثقل سے انہیں اپنی طرف کھینچ رہے ہیں ان میں زمین بھی شامل ہے۔ شہاب ثاقب دو قسم کے ہوتے ہیں بعض تو اپنی تیز رفتاری کی وجہ سے رگڑ وغیرہ سے روشنی کی شعاع کی طرح نظر آتے ہیں اور بعض بالکل کالے ہوتے ہیں۔ سائنسدان ان شہابیوں کو دیکھنے کے لئے دوربین سے کام لیتے ہیں۔ سائنسدانوں کے بیان کے مطابق یہ شہابیے آج سے 4.5 ارب سال پہلے وجود میں آئے تھے اور اب تک وہ سورج کے گرد مختلف مداروں میں چکر لگا رہے ہیں اسی طرح شہابیوں کی بلٹ JUPITER AND MARS کے درمیان زمین سے 600 ملین کلومیٹر دور 72 ہزار کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے اپنے مداروں کے گرد چکر کاٹ رہے ہیں۔ ان میں سے کچھ زمین کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

سائنسدانوں کی اب تک کی تحقیق کے مطابق اگر کوئی شہابیہ زمین کی طرف آرہا ہو تو اس کا انہیں ایک ماہ پہلے پتہ ہونا چاہئے ورنہ وہ اس کا مناسب دفاع نہیں کر سکتے اور نہ ہی اس کا رخ تبدیل کر سکتے ہیں زمین پر گرنے سے ہونے والی ہولناک تباہی کا سائنسدان کچھ اس طرح جواب دیتے ہیں۔

ان کی تحقیق کے مطابق اگر کوئی 10 کلومیٹر قطر کا شہابیہ ہماری زمین سے ٹکراتا ہے تو اس ٹکراؤ کی وجہ سے گردو غبار چھوٹے کنکروں کے ہمراہ اوپر فضا میں بلند ہوگا اور اوپر ہوا میں موجود آبی بخارات میں مل جائے گا اور ہر طرف اندھیرا چھا جائے گا۔ جس سے درجہ حرارت بہت گر جائے گا اور جنوبی ممالک میں بھی سردی کی شدید لہر سے ایک ایک میٹر تک برف پڑ سکتی ہے۔ زمین پر موجود تمام درخت سوکھ جائیں گے زمین اور سمندر میں موجود اکثر جانور اپنی جان سے ہاتھ دو بیٹھیں گے اور زمین پر زندگی کو قائم رکھنے والے بیکٹیریا اس دھماکہ کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی گرم مرطوب ہواؤں سے ختم ہو جائیں گے اور زندگی معدوم ہو جائے گی۔ اسی طرح شہابیہ کے زمین سے ٹکرانے سے سمندروں میں تقریباً 1500 میٹر اونچی لہریں پیدا ہونگی جو کہ بالخصوص ساحلی علاقوں اور بالعموم شہروں کے اندر تباہی کا باعث بنیں گی۔ اس طرح 1800 سینٹی گریڈ گرم ہوائی ریلا زمین کے اوپر ہزاروں کلومیٹر کی رفتار سے آسکتا ہے جس سے تمام چیزیں کھلونوں کی طرح اڑ جائیں گے۔ جس سے ایک خطرناک قسم کی بارش برسے گی اور چند بچے ہوئے جاندار جلدی بیماریوں کا شکار ہو جائیں گے۔ اس دھماکہ سے زمین اور خلا کے درمیان جو قدرتی پردہ ہے وہ بھی پھٹ جائے گا۔ جس سے سورج کی روشنی زمین پر سیدھی پڑے گی اور جانداروں کے جین ہی سرے سے ختم ہو جائیں گے۔ اس طرح زمین کے اکثر حصہ سے زندگی کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور ایک لمبے عرصے تک اس علاقہ میں معذور لوگ پیدا ہوتے رہیں گے۔

سائنسدانوں کی تحقیق کے مطابق آج سے 65 ملین سال قبل ایک شہابیہ میکسیکو کے جزیرے یکٹان YACATON پر ایک لاکھ کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے زمین پر گرا تھا جس سے 10 سے 15 سال تک اندھیرا چھایا رہا اور تمام جاندار نیست و نابود ہو گئے۔ ان کا خیال ہے کہ ڈائنوسارز بھی اسی وجہ سے ختم ہوئے۔ اسی طرح جرمنی اور آسٹریا کے بارڈر پر بھی آج سے 15 ملین سال قبل ایک شہابیہ گرا تھا گرنے سے وہ دو حصوں میں تقسیم ہو گیا تھا ایک 24 کلومیٹر قطر کا اور دوسرا 5 کلومیٹر قطر کا۔ جس کے نشانات آج تک وہاں موجود ہیں۔

حضرت مصلح موعود تفسیر کبیر میں سورۃ الحجر کی تفسیر کرتے ہوئے آیت 17 میں شہاب ثاقب کے بارہ میں فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ کی قدیم سے سنت ہے کہ نبیوں کے ظہور کے وقت وہ دو قسم کے نشانات دکھاتا ہے ایک قسم کے نشان انسان کے قریب ہوتے ہیں اور دوسری قسم کے نشان آسمانی اجرام سے تعلق رکھتے ہیں ان میں ایک نشان شہب یعنی ستاروں کے ٹوٹنے کا بھی ہے جہاں تک تاریخ انبیاء کا تعلق ہے آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی نسبت یہ امر تاریخ سے ثابت ہے کہ ان کے ادوار میں شہابیے گرے اور آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں تو اس کثرت سے گرے ہیں کہ کفار نے خیال کیا کہ شاید آسمان تباہ ہونے لگا ہے۔ اور اہل سماء ہلاک ہو جائیں گے“

(تفسیر کبیر جلد 4 صفحہ 36 سورۃ الحجر)

ہماری کائنات میں خطرناک شہابیوں کی کثرت کے باوجود ماضی کی نسبت بہت کم شہابیے زمین پر گرے ہیں اس سوال کا جواب سائنسدان کچھ اس طرح دیتے ہیں کہ اس کی وجہ JUPITOR ہے جو ایک بہت بڑی جسامت والا سیارہ ہے اس کی کشش ثقل اتنی زیادہ ہے کہ وہ اکثر شہابیوں کو بہت دور سے اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اس لئے بہت کم شہابیے جو اس کی پہنچ سے باہر ہوتے ہیں وہ زمین کی طرف بڑھتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ نے ہماری حفاظت کے لئے ایک قدرتی دیوار قائم کی ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہر روز تقریباً 500 ٹن شہابیے زمین کی طرف بڑی تیز رفتاری سے بڑھ رہے ہیں جو کہ جسامت کے اعتبار سے چھوٹے اور بڑے ہیں۔

شہاب ثاقب کی وجہ سے ہونے والی ہولناک تباہی سے بچنے کے لئے سائنسدان یہ کوشش کر رہے ہیں کہ ان کا ایک خاص فاصلہ سے وقت سے پہلے ہی پتہ چلایا جائے تاکہ پھر مناسب دفاع کیا جائے۔ اس سلسلہ میں مختلف منصوبوں پر کام شروع ہے۔

اس قسم کا سب سے پہلا منصوبہ آج سے 20 سال قبل سپین واچ کے نام سے شروع کیا گیا۔ یہ منصوبہ امریکن ریاست اریزونا کی یونیورسٹی کے دو پروفیسروں MR. GEHRLES اور MR. HEC.MILLAN نے شروع کیا۔ اس سلسلہ میں انہوں ایک بہت پرانی اور چھوٹی دوربین جو کہ 1921ء میں بنائی گئی تھی استعمال کی پھر 1982ء میں اسے تھوڑا جدید کیا گیا۔ اب اس کا قطر 90 سینٹی میٹر ہو گیا تھا۔ اور وہ پہلے سے بہتر روشنی کے نشانات کو خلا کے پار تک دیکھ سکتی تھی۔ اپنے منصوبے کو مزید موثر بنانے کے لئے اسے انہوں نے ایک اور جدید دوربین سے لیس کیا۔ انہوں نے اس دوربین کو ریاست اریزونا میں KITTPARK کے مقام پر دو ہزار میٹر بلند پہاڑ کی چوٹی پر نصب کیا اس کی وجہ وہ یہ بیان کرتے ہیں کہ شہر میں جلنے والی روشنیاں جب فضا میں بلند ہوتیں ہیں تو اس سے دوربین کی کارکردگی پر بہت اثر پڑتا ہے اس لئے شہر سے باہر اور بلند جگہ پر شہر کی روشنی دوربین کو متاثر نہیں کر سکتی۔ اور اس طرح دوربین آسانی سے خلا میں روشنی کے دھبے جو کہ شہاب ثاقب کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں دیکھ سکتی ہے۔ جس سے سائنسدان اس کے فاصلہ اور جسم کا اندازہ کرتے ہیں اب اس طرح کے اور بھی کئی جدید نظام شروع کئے گئے ہیں جن کا ذکر آئندہ سطور میں آئے گا۔

دفاعی نظام کیسے کام کرتا ہے

ابھی اوپر شہابیہ کو دیکھنے والی دوربین کا ذکر کیا گیا ہے اب میں آپ کو بتاؤں گا کہ وہ کیسے کام کرتی ہے۔ سائنسدان اس دوربین کو بلند جگہ پر نصب کرتے ہیں اس دوربین میں خاص قسم کے کیمرے سی سی ڈی فٹ کئے جاتے ہیں۔ سی سی ڈی کا مطلب ہے ایسے کیمرے جو کہ خلا سے ایک دن میں تین ہزار تصاویر آٹومیٹک اتارتے ہیں اور پھر انہیں کمپیوٹر کی مدد سے الیکٹرک سگنلز میں تبدیل کیا جاتا ہے وہ الیکٹرک سگنلز ایک ویڈیو کیمرہ میں پھینکے جاتے ہیں جو سائنسدانوں کو ٹی وی پر تصویر دکھاتا ہے۔ سی سی ڈی کیمرے خلا میں روشنی جو کہ شہابیوں سے پیدا ہوتی ہے کیمرہ پر ایک روشنی کی شعاع کی طرح عمل کرتی ہے۔ سی سی ڈی کیمرے اس شعاع کی تصاویر آگے کمپیوٹر کو بھیجنے کے علاوہ دوسری طرف ایک دوسرے کمپیوٹر کو بھیجتے ہیں جس کا کام ان تصاویر کو ریکارڈ کرنا اور ان کا مسلسل تجزیہ کرنا ہے جونہی کسی تصویر میں کسی نئی روشنی کا نشان جو کہ اصل میں شہابیہ ہوتا ہے۔ ظاہر ہوتا ہے تو وہ ٹی وی پر سائنسدانوں کو بتا دیتا ہے پھر وہ اسے مزید قریب سے دیکھ کر اس کا مکمل حدود اربعہ کا پتہ چلاتے ہیں۔ ان تمام تصاویر کا ریکارڈ وہ کیمرے اور کمپیوٹر آگے E-MAIL ای میل کے ذریعہ امریکہ سے MUSSACHUSETTA کے مقام پر نصب شدہ دفاعی سسٹم جس کا نام MINOR PLANET CENTER ہے کو بھیجی جاتی ہیں۔ جہاں ان کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ اور اگر کوئی خطرہ والی بات ہو تو اس کے لئے مناسب اقدامات کئے جاتے ہیں۔ یہ سی سی ڈی کیمرے CHARGED COUPLE - DEVICE یعنی (CCD) ایک وقت میں 2000X 2000 کی رینج سے 4 ملین روشنی کے نشانات خلا میں دیکھ سکتے ہیں۔ اور کسی کمی بیشی کے وقت فوراً کمپیوٹر آگاہ کر دیتا ہے۔

سائنسی لٹریچر میں (NEO) کی اکائی بہت مشہور ہے اس کا مطلب ہے (NEAR EARTH OBJECT) یعنی ایسے شہابیے جو کہ ہماری زمین کے لئے خطرہ کا باعث ہوں ان کا پتہ چلایا جائے۔ اسی پروجیکٹ کے سلسلہ میں سائنسدانوں نے (KITTPARK) کے مقام پر دوربین فٹ کی ہے۔ اسی دوربین سے آج سے چند سال قبل 1989 میں اور پھر 1993ء میں ایک شہابیہ چلایا گیا ۔یہ شہابیہ تقریباً ایک ملین کلومیٹر کی دوری سے گزر گیا۔ یہ فاصلہ زمین اور چاند کے درمیانی فاصلہ سے تین گنا ہے لیکن ابھی تک کوئی (NEO) ایسا منظر عام پر نہیں آیا جس کا قطر دس (10) کلومیٹر سے زیادہ ہو۔ جو کہ زمین پر گرنے سے زندگی کے آثار ختم کر سکتا ہے۔ لیکن ایک کلومیٹر قطر کے کئی شہابیوں کی نشاندہی کی جا چکی ہے۔ جو کہ خطرہ کا باعث ہے۔ 100 میٹر کے شہابیے تو بہت بڑی تعداد میں منظر عام پر آچکے ہیں۔ اور مسلسل ان اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ نظام شمسی کے دوسرے سیاروں یعنی (SATURN) اور (URANUS) کے درمیان بھی ایک شہابیوں کی بلٹ موجود ہے اور ان کی تعداد بھی سائنسدانوں کے مطابق ہمارے اندازہ سے کہیں زیادہ ہے۔ گو کہ ان کا

فاصلہ ہم سے بہت زیادہ ہے لیکن اس بات کے امکان موجود ہیں کہ وہ ہمارے بہت قریب آجائیں اور ہمارے لئے خطرہ کا باعث بن جائیں۔

سائنسدانوں کی تحقیق کے مطابق زمین میں زندگی کی ابتداء بھی شہاب ثاقب کے گرنے سے ہوئی تھی اس کی تھیوری وہ کچھ اس طرح پیش کرتے ہیں کہ کوئی شہابیہ کئی ملین سال قبل زمین پر گرا تھا وہ اپنے ہمراہ بہت ساری گیس اور گردوغبار لایا ہے جس سے زمین پر ایک کیمیکل ردعمل ہوا ہے جس سے زندگی کی ابتداء کرنے والے بیکٹیریا وجود میں آئے جس سے آگے چل کر زندگی کی ابتداء ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ ان کی تحقیق کے مطابق یہ شہابیے (10) ملین سال تک مختلف مداروں میں گھومنے کے بعد سورج یا پھر کسی اور سیارہ پر گر پڑتے ہیں گویا ان کی زندگی تقریباً (10) ملین سال ہے۔

اسی طرح امریکن ریاست کیلیفورنیا کے ایک پروفیسر MR.P.JENNIKEN کی جو کہ ناسا کی AMES,REGCREH میں تحقیقات کر رہے ہیں ان کی تھیوری کے مطابق سیاروں کے ماحول میں جلتی ہوئی چیزوں نے پاس گزرنے والے شہاب ثاقب پر ایک خاص ردعمل کیا ہے اور پھر جب وہ زمین پر گرا ہے تو پھر زمین پر ایک کیمیکل ردعمل ہوا ہے تو پھر زندگی وجود میں آئی ہے۔ اور سیاروں کی گرمی سے پیدا ہونے والے مالیکیول جن کا اوپر ذکر ہوا ہے وہ اتنے طاقتور تھے کہ ان کو راستہ کی گرمی اور رگڑ اور زمین کا دھماکہ بھی زمین میں زندگی کی بنیاد رکھنے سے باز نہیں رکھ سکتا۔ یعنی ان کو تباہ نہیں کر سکا۔

چند اور دفاعی منصوبے

اوپر میں SPACE WATCH PROJECT کا ذکر کر چکا ہوں اس کے علاوہ بھی بہت اہم دفاعی منصوبے شروع ہوئے ہیں ذیل میں ان کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(1)۔ امریکن ائرفورس نے ایک (MIT) پروجیکٹ شروع کیا ہے۔ اس سسٹم میں ایک چھوٹی دوربین جس کا قطر ایک میٹر ہے سی سی ڈی کیمرہ کے ساتھ نصب کی گئی ہے۔ یہ دوربین امریکی شہر میکسیکو کے WHITE SANDS کے مقام پر ساحل سمندر میں لگائی گئی ہے۔

(2)۔ اسی طرح امریکن ریاست کلوراڈو (COLORADO) میں 2200 میٹر کی بلندی پر ایک دوربین نصب کی گئی ہے یہ دوربین تاریخی اہمیت کی حامل ہے کیونکہ سن 1130 میں اسی دوربین میں پہلی مرتبہ (PLUTO) سیارہ کو پہلی مرتبہ دیکھا گیا تھا۔

3۔ گورنمنٹ برطانیہ نے یکم جنوری 2000ء سے ایک دفاعی نظام شروع کیا ہے جس کا نام NEAR ERATH TASK FORCE PROJECT ہے جس کا مقصد زمین سے قریب اور خطرناک شہابیوں کا پتہ چلانا ہے۔ جس کی خبر آگے متعلقہ آفس کو دی جاتی ہے۔ برطانیہ نے دوسرے یورپی ممالک کو بھی اس پروگرام میں شامل ہونے کی درخواست کی ہے۔

ناسا کی 4 نومبر 2000ء کی رپورٹ کے مطابق زمین کے مندرجہ بالا دفاعی نظام برائے شہاب ثاقب ابھی تک تسلی بخش حد تک معلومات فراہم نہیں کر رہے۔ ماضی قریب میں خطرات کے سلسلہ میں بعض غلط نظریے بھی پیش کئے گئے ہیں۔ مثلاً ایک شہابیہ جس کا نام 340 ایس جی 2000ء ہے ہمارے سائنسدانوں کی تحقیق کے مطابق 16 ستمبر 2030ء کو زمین پر گرے گا۔ اور اس کے گرنے سے روشنی میں کمی واقع ہو جائے گی اور بعض جان لیوا گیسیں بھی داخل ہو جائیں گی۔

کیا ہم شہابیوں کے زمین پر گرنے سے اپنے آپ کو محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ سائنسدانوں کی تحقیق کے مطابق اگر وہ شہابیہ گرنے سے ایک ماہ پہلے جان لیں تو پھر وہ مناسب تدابیر اختیار کر سکتے ہیں۔ لیکن بعض سائنسدانوں کا خیال ہے کہ ایک ماہ تو بہت کم ہے دراصل ہمیں ایک سال کا عرصہ بلکہ دس سال کا عرصہ چاہئے پھر ہم اس کا رخ تبدیل کر سکتے ہیں یا دوسری صورت میں اسے نیوکلیئر بم کے ذریعہ سے راستہ میں ہی اڑایا جا سکتا ہے لیکن ان کے خیال کے مطابق اوپر فضا میں دھماکہ سے تباہ کرنے سے ان کے ٹکڑے ہو جائیں گے اور ہو سکتا ہے وہ ٹکڑے ہمیں ایک شہابیہ سے زیادہ نقصان پہنچائیں۔ اس لئے اب سوچا جا رہا ہے کہ اگر اب موقعہ آیا تو شہابیہ کو زمین کے بالکل قریب دھماکہ سے اڑایا جائے گا تاکہ ٹکڑے فضا میں نہ پھیلیں۔ سائنسدان اس سارے مسئلے کو بہت سنجیدگی سے لے رہے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ تحقیق کے مطابق ہر 65 ملین سال بعد ایک خطرناک شہابیہ زمین پر گرتا ہے اور آج سے 65 ملین سال قبل آخری بڑا خطرناک شہابیہ زمین پر گرا تھا اور اب بھی اس کے گرنے کا وقت ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کے نقصان سے محفوظ رکھے (آمین)۔

محترم ملک رفیق احمد صاحب

کفالت یتامیٰ

خدمت خلق کا بہترین موقعہ

ہمارے ماحول میں ہمیں ہنستے کھیلتے مسکراتے بچے نظر آتے ہیں ان میں سے وہ بچے بھی ہیں جن کے والد زندہ ہیں جن کی امی موجود ہے۔ وہ دوڑتے ہوئے گھر میں داخل ہوتے ہیں۔ امی اور ابو ان سے پیار کرنے کے لئے موجود ہیں لیکن کچھ وہ بچے بھی ہیں جن کے پیارے ابو وفات پا چکے ہیں۔ ان کے لئے عربی اور اردو دونوں زبانوں میں یتیم کا لفظ استعمال ہوتا ہے جب تک کہ بچے بالغ نہ ہو جائیں۔ ان بچوں میں سے بعض وہ ہیں جن کے پاس کوئی جائیداد نہیں ہوتی وہ غربت کا شکار ہوتے ہیں قریبی رشتہ دار بھی ان کی کفالت کرنے کے قابل نہیں ہوتے۔ اس صورت حال میں ان کی کفالت کرنا معاشرہ پر ہوتی ہے۔ جماعت احمدیہ کے یتیم بچوں (یتامیٰ) کی کفالت کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ کا قیام فرمایا۔ یہ دفتر دارالضیافت ربوہ میں کام کرتا ہے۔

اگر آپ کے ہمسائے میں، محلّہ میں قرب وجوار میں ایسے بچے موجود ہوں تو آپ ان کا ایسے رنگ میں خیال رکھیں کہ وہ احساس کمتری کا شکار نہ ہوں اور انہیں احساس محرومی نہ ہو نیز وہ ترقیات سے محروم نہ رہ جائیں۔ یتیم بچوں کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھیں یہ ان کا قصور نہیں ہے کہ ان کے ابو فوت ہو گئے ہیں۔ انہیں اس وجہ سے نہ ڈانٹیں ڈپٹیں کہ کوئی آپ کو للکار کر روکنے والا نہیں اور نہ ہی ان سے بیگار لیں بلکہ کوئی کام اور مزدوری کرانے کے بعد ان کا حق وقت پر انہیں ادا کر دیں۔ ان بچوں کے لئے وہی سب ضروریات ہیں جو آپ کے بچوں کی ہیں۔ اگر آپ ان کی مدد کریں تو ایسے طریقے سے کریں کہ پوشیدہ طور پر ایسے رنگ میں ہو کہ وہ خفت محسوس نہ کریں۔ بہت سے لوگوں کی یہ عادت ہے کہ وہ خود تو مدد نہیں کرتے اور اگر ان کے سامنے کوئی یتیم بچوں یتیم فیملی کی مدد کرے تو وہ اس فیملی کے بچوں کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں نیز مدد کرنے والے کے دل میں بھی ایسی بات پیدا ہو سکتی ہے کہ میں نے ان پر احسان کیا ہے اور بچوں کے دل میں بھی احساس کمتری پیدا ہونے کا خطرہ ہر وقت موجود ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ آپ اپنی رقوم کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ کے پاس بھجوا دیں تا عزت اور وقار سے ان کی مدد کی جاتی رہے تا اگر کسی ماہ آپ کے پاس گنجائش نہ بھی ہو پھر بھی انہیں وظیفہ ملتا رہے۔

معزز طریق سے مدد کی ضرورت

حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔ ہر ایک کی عزت نفس ہوتی ہے خواہ وہ بچہ ہی ہو۔ ان فیملیز کی ایسے رنگ میں مدد کرنے کی ضرورت ہے کہ انہیں دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی عادت نہ پڑے اور ان کی ضروریات کا خیال رکھنے میں ایسا تسلسل ہو کہ انہیں باہر نکل کر ہاتھ پھیلانے کی ضرورت ہی نہ رہے۔ اگر بچے چھوٹے ہیں تو ان کے دودھ کی روزانہ ضرورت ہے بچوں کو کھانے کی ضرورت ہے کپڑوں کی ضرورت ہے تعلیم حاصل کرنے کے لئے کتابوں کاپیوں کی ضرورت ہے۔ کپڑوں کے علاوہ جوتیوں کی ضرورت ہے انہوں نے سکول کی فیس ادا کرنی ہیں۔ الغرض ان سب چیزوں کی ضرورت ہے جن کی ضرورت ہم سب اپنے گھروں میں اپنے بچوں کے لئے محسوس کرتے ہیں۔ عزیز و اقارب صاحب استطاعت خود بھی پوشیدہ یا ظاہری طور پر عزت و قار کو ملحوظ رکھتے ہوئے مدد کرنے کے لئے راہ تلاش کر سکتے ہیں۔ قرآن مجید پڑھتے ہوئے آپ جب بھی یتیم یا یتامیٰ یا الیتامیٰ یا الیتیم کا لفظ دیکھیں آپ تھوڑی دیر رکیں اس کا ترجمہ پڑھیں اور اپنے فرائض کی تفصیل ملاحظہ کریں۔

عیدین کے موقعہ پر اپنے بچوں کے لئے کپڑے اور تحفے خریدتے وقت ان کی طرف بھی نظر رکھیں۔ عید کے تحفے اپنے عزیز و اقارب کو بھیجنے کے ساتھ ساتھ ان کو بھی یاد رکھیں۔ اگر یتیم بچہ ایسا ہو جو اس عمر میں پہنچ چکا ہے کہ کام کر سکتا ہے تو اس کو کام تلاش کرنے میں مدد کریں تا وہ اپنے بہن بھائیوں کی مدد کرنے کی پوزیشن میں ہو جائے۔

یتامیٰ کے حقوق کی ابتداء

یتامیٰ کے حقوق کی ابتداء اس وقت سے شروع ہو جاتی ہے جب بچوں کا باپ فوت ہوتا ہے۔ حضرت رسول کریم ﷺ کی زندگی میں حضرت جعفر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے جب ان کی شہادت کی خبر حضور ﷺ کو پہنچی تو آپ نے دوسرے صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے خاندان کو سخت صدمہ پہنچا ہے اس غم کے موقعہ پر ان کے کھانے کا انتظام کر دیا جائے۔ بعض علاقوں میں اس قسم کا رواج ہے کہ بجائے اس کے کہ غم زدہ خاندان کے لئے کھانے کا انتظام کیا جائے انہیں مجبور کیا جاتا ہے کہ آنے والوں کی تواضع کریں۔ مقامی لوگ جو اس جنازہ کے لئے حاضر ہوں وہ نہ صرف یہ کہ ان پر بوجھ نہ بنیں بلکہ ان کے خاندان کے آنے والے مہمانوں کی خاطرداری میں حصہ دار بنیں۔ اگر بیوہ اور بچے آسودہ حال ہیں پھر بھی وفات کے وقت فوری مدد کی ضرورت بہرحال ہے۔ باپ کی وفات کے چند دن بعد جب کمانے والا وفات پا چکا ہے اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ان کے حالات کا جائزہ لے کر مناسب حال مدد کی جائے۔ ایسے طریق سے کہ ان کی عزت نفس مجروح نہ ہو۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یتیم بچوں کی مدد کے لئے کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ کا قیام فرمایا کہ یتیم بچوں کی مدد کے لئے عطیات اکٹھے کر کے انہیں استحقاق رکھنے والے بچوں تک عزت و وقار سے پہنچایا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ صاحب استطاعت اپنے عطیات بھجوا رہے ہیں اور

ہمیں امید ہے کہ ہر ایک اپنی استطاعت کے مطابق عطیات بھجوانے کی کوشش کرے گا نیز اگر مقامی جماعت میں کوئی ایسے بچے ہوں جو چھوٹے ہیں اور انہیں مدد کی ضرورت ہے۔ ان کے متعلق ضرور مطلع کیا جائے۔ عطیہ ادا کرتے ہوئے "کفالت یکصد یتامیٰ" ضرور درج کروائیں۔

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

مکرم دلدار احمد صاحب ہاشمی دفتر نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ لکھتے ہیں کہ میری خالہ زاد بہن محترمہ امتہ الرفیق صاحبہ اہلیہ مکرم سید حمید احمد شاہ صاحب مقیم جرمنی جو مکرم سید محمد رفیق شاہ صاحب نقشہ نویس پنشنر تحریک جدید کی سب سے بڑی بیٹی تھیں جرمن کے ہسپتال میں پانچ ماہ تک زیر علاج رہیں انہیں معدہ کا کینسر تھا۔ مورخہ 9 جون 2001ء اپنے مولا حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں۔ مرحومہ کی عمر تقریباً 53 سال تھی مرحومہ کا جنازہ مورخہ 12 جون 2001ء کو شام ساڑھے چار بجے کولون جرمنی میں محترم مولانا محمد جلال شمس صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا اور تدفین کے بعد دعا بھی محترم مولانا موصوف نے ہی کرائی۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ سے مرحومہ کی بلندی درجات اور مغفرت کے لئے دعا کریں اور جملہ پسماندگان خاص طور پر بوڑھے والدین کو اللہ تعالیٰ یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے اور انہیں اپنے فضل سے صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)

اعلان دار القضاء

(مکرم رانا محمد اکبر صاحب بابت ترکہ مکرم محبوب الرحمٰن صاحب)

مکرم رانا محمد اکبر صاحب ابن مکرم محبوب الرحمٰن صاحب ساکن مکان نمبر 47/1 محلہ باب الابواب ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ مذکورہ قطعہ نمبر 47/1 باب الابواب رقبہ ایک کنال ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ میرے نام منتقل کر دیا جائے دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) محترمہ عالم بی بی صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم محمد اکبر صاحب (پسر)
(3) محترمہ شمیم اختر صاحبہ (دختر)
(4) محترمہ شوکت سلطانہ صاحبہ (دختر)
(5) محترمہ شگفتہ بی بی صاحبہ (دختر)
(6) محترمہ مبشرہ بیگم صاحبہ (دختر)
(7) محترمہ جمیل اختر صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

قرارداد تعزیت

محترم چوہدری عبدالرحمان صاحب صدر قضاء بورڈ کی وفات پر جماعت احمدیہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور نے قرارداد تعزیت بھجوائی ہے۔ مرحوم اسی حلقہ کے رہنے والے تھے۔ قرارداد میں ان کے اخلاق حسنہ کا ذکر کر کے بلندی درجات کی دعا کی گئی ہے۔

ولادت

مکرم فیاض احمد اشفاق صاحب قائد خدام الاحمدیہ ضلع گجرات کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 12-اپریل 2001ء کو ایک بیٹی کے بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضور اقدس نے ازراہ شفقت "ایاز احمد" عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم اللہ دتہ صاحب مرحوم آف شادیوال کا پوتا اور مکرم خواجہ منظور احمد صاحب آف سرگودھا کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر۔ سعادت منداور خادم دین بنائے۔

پاکستان نیوی میں بحیثیت کیڈٹ شمولیت کیجئے

پاکستان نیوی میں بحیثیت کیڈٹ شمولیت اختیار کر کے مندرجہ ذیل ڈگریز حاصل کریں۔

BE Electronics
Be Mechanical
BBA (Hons)

درخواست دینے کی آخری تاریخ 10-اگست 2001ء ہے۔ مزید معلومات کے لئے دیکھئے ڈان 17 جون 2001ء

(نظارت تعلیم)

درخواست دعا

مکرم منیر احمد سنوری صاحب سیکرٹری مال حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی اہلیہ صاحبہ ایک ہفتہ سے بیمار ہیں اور اتفاق ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔

مکرم عبدالمنان صاحب ایکسین واپڈا ہسپتال میں داخل ہیں اور زیر علاج ہیں

مکرم فرید احمد صاحب دار العلوم شرقی ربوہ کی بیٹی عزیزہ لبنیٰ فرید جس کی عمر 2 سال ہے۔ کے دل کا اپریشن 23 جون 2001ء کو متوقع ہے عزیزہ وقف نو میں شامل ہے

مکرم انوار الحق صاحب شعبہ مال لاہور کے دو عزیز محترم رانا محمد داؤد صاحب اور محترمہ پروین رانا صاحبہ شدید بیمار ہیں۔

ان سب کے لئے درخواست دعا ہے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

دو بھارتی چوکیاں تباہ مقبوضہ کشمیر کے علاقہ سرنکوٹ میں مجاہدین نے دو بھارتی چوکیاں تباہ اور 18 فوجی ہلاک کر دیئے ہیں ایک میجر اور ایک کیپٹن بھی مارا گیا۔ 3 مجاہدین شہید ہو گئے بھارتی فوج نے لشکر طیبہ کے کمانڈر سمیت دو مجاہدین کو شہید کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔

امریکی و برطانوی حملے ناکام بنادیں گے۔ عراق عراق نے ایک بار پھر اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ وہ امریکہ اور برطانیہ کے حملوں کو روکنے کی ہر ممکن کوشش کرے گا۔ دونوں ممالک موصل شہر پر بمباری پر معافی مانگنے کی بجائے ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔

بنگلہ دیش میں پھٹنے والے بم بنگلہ دیش کی وزیر اعظم حسینہ واجد نے کہا ہے کہ بنگلہ دیش میں دھماکوں کے لئے بم پاکستان سے آتے ہیں۔

غزہ میں مارٹر بم سے حملہ 13 جون کی جنگ بندی کے باوجود غزہ کی پٹی اور اسرائیل کے درمیان اسرائیلی علاقے میں بم پھٹا۔ اسرائیل نے فلسطین کو ذمہ دار قرار دے دیا ہے۔ کاروں اور قریبی عمارتوں کی کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔

بھارت اور امریکہ کی یکساں سوچ امریکہ کے صدر جارج بش نے بھارتی وزیر اعظم کی طرف سے دورہ بھارت کا دعوت نامہ قبول کرتے ہوئے کہا ہے کہ جمہوریت اور دیگر معاملات پر بھارت اور امریکہ کی سوچ یکساں ہے۔ ہمارے تعلقات اب زیادہ بہتر اور مضبوط ہیں۔ دونوں کو قریب آنے میں مدد ملے گی۔

بنگلہ دیش میں 5 روزہ احتجاجی مہم بنگلہ دیش کی وزیر اعظم حسینہ واجد کی تاحیات سیکورٹی کے خلاف اپوزیشن نے 5 روزہ احتجاجی مہم کا اعلان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ غیر جمہوری اور غیر آئینی ہے جبکہ حکمران پارٹی کا موقف ہے کہ شیخ مجیب اور ان کے اہل خاندان کے قاتلوں میں سے بعض ابھی تک مفرور ہیں۔ دونوں بہنیں غیر معمولی حفاظت کی حقدار ہیں۔

روس اور امریکہ میں کوئی ایٹمی محاذ آرائی نہیں روس کے معاون صدر نے کہا ہے کہ امریکہ اور روس کے درمیان قطعاً کوئی محاذ آرائی نہیں ہے۔ ایٹمی صلاحیتوں کا رخ اب مثبت سمت موڑنا ہوگا۔ میزائل ڈیفنس کا کوئی جواز نہیں۔ ایٹمی ہتھیاروں کی بجائے سریع الحرکت فوج کی ضرورت ہے۔

حملے جاری رہیں گے افغانستان میں عرب مجاہد اسامہ بن لادن نیٹ ورک کے ذریعے یورپین یہودیوں کے خلاف حملہ کی ترغیب دے رہے ہیں۔ ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ اسلام دشمن طاقتوں کے خلاف حملے جاری رہیں گے۔

منی پور میں کرفیو ہنگاموں سے متاثرہ بھارت کے صوبہ منی پور کے دارالحکومت امپھال میں چوتھے روز بھی کرفیو جاری رہا۔ صوبائی ارکان اسمبلی نے ناگا قبائلیوں سے جنگ بندی میں توسیع کے خلاف استعفوں کی دھمکی دے دی ہے۔

میری بٹالین کارگل جنگ کے قابل نہ تھی بھگوڑے بھارتی میجر جنرل بدھ وار نے فوجی عدالت میں اعتراف کیا ہے کہ میری بٹالین کارگل جنگ لڑنے کے قابل نہ تھی۔ کارگل کے محاذ پر میرے جوان تھکے ہوئے تھے۔

مشرف واجپائی مذاکرات سے کشیدگی کم ہوگی بنگلہ دیش کی وزیر اعظم نے کہا ہے کہ مشرف واجپائی مذاکرات سے جنوبی ایشیا میں کشیدگی کم ہوگی۔ علاقائی کشیدگی ختم کرنے کے پاکستان اور بھارت کے درمیان خوشگوار تعلقات کا قیام ضروری ہے۔

نوبل انعام یافتہ سائنس دان کا انتقال ڈونلڈ جے کریم نوبل انعام یافتہ کیمسٹری کے سائنسدان 83 سال کی عمر میں لاس اینجلس میں کینسر سے انتقال کر گئے انہوں نے 1987ء میں نوبل انعام دیگر دو سائنس دانوں چارلس جے پیڈوسن اور جین میری لین سے شراکت کے ساتھ وصول کیا تھا۔

مقبوضہ کشمیر میں 32 ہلاک مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج اور مجاہدین میں جھڑپوں کے دوران ایک کرنل سمیت 32 بھارتی ہلاک ہو گئے۔

بقیہ صفحہ 4

اور عورتیں مردوں کے ساتھ ہاتھ ملاتی ہیں. مگر میں نے پہلے دن ہی جب پرنسپل نے میری طرف ہاتھ بڑھایا تھا تو کہہ دیا تھا کہ سوری ہم مردوں کے ساتھ ہاتھ نہیں ملاتیں۔ میرے اس طرح کہنے سے اس نے ایک ٹیچر کو مقرر کیا کہ وہ تمام Subject کلاسز میں میرا تعارف کراتے وقت یہ بھی کہہ دے کہ اس کے ساتھ کوئی مرد ہاتھ نہ ملائے۔ اس کالج کے اندر باقاعدہ ایک Religious کلاس ہوتی ہے۔ اس میں میرا ٹیچر مجھ سے (احمدیت) کے بارے میں بہت سوالات کرتا ہے اگرچہ میری اس کلاس میں اور بھی بہت ساری (-) لڑکیاں ہیں مگر ٹیچر کی مرکز نگاہ صرف میں ہی ہوتی ہوں۔ میرے جواب دینے سے ٹیچر اتنا متاثر ہوتا ہے کہ وہ کئی بار مجھے کہہ چکا ہے کہ میرا خیال ہے یہ Religious کلاس آپ لیا کریں۔ کچھ دن قبل میں نے اپنے ٹیچر اور ساری کلاس کو کلمہ طیبہ باترجمہ سکھایا تھا وہ میرے عربی بولنے کے انداز سے بڑے خوش ہو رہے تھے۔ اس کے علاوہ میں جو بھی اپنی Assignment لکھتی ہوں اس کے ٹائٹل Page کو کلمہ طیبہ۔ بسم اللہ اور دوسری دعاؤں سے مزین کرتی ہوں جو کہ میرے اساتذہ کے لئے ایک نئی چیز ہوتی ہے وہ بڑی دلچسپی سے اس کو پڑھتے ہیں بطور ایک Ahmadi girl میرا انہوں نے انٹرویو کیا ہے اب میرے Religious ٹیچر نے مجھ سے کہا ہے کہ اپنے مذہب کے عقائد سے متعارف کراؤ۔

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 22 جون- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 21 زیادہ سے زیادہ 42 درجے سنٹی گریڈ

☆ ہفتہ 23- جون غروب آفتاب: 7-20
☆ اتوار 24- جون طلوع فجر: 3-21
☆ اتوار 24- جون طلوع آفتاب: 5.01

ملک بھر میں کریک ڈاؤن، سینکڑوں گرفتار

پورے ملک میں ناجائز اسلحہ برآمد کرنے کے لئے بڑے پیمانے پر کارروائی شروع کر دی گئی ہے- غیر قانونی ہتھیار رضاکارانہ طور پر جمع کرانے کی مہلت ختم ہونے پر چھاپوں کا سلسلہ شروع کر دیا گیا- وزارت داخلہ کے ترجمان نے ریڈیو پاکستان کو دیئے گئے انٹرویو میں کہا ہے کہ تلاشی کی مہم کے لئے صوبائی حکومتوں کو ضروری ہدایات جاری کر دی گئی ہیں- اس کارروائی کا مقصد معاشرے کو ہتھیاروں سے پاک کرنا ہے- ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ رعایتی مدت کے دوران لوگوں نے رضاکارانہ طور پر 21 ہزار سے زائد ناجائز اسلحہ اور ہتھیار جمع کرائے ہیں-

مشرف آمر نہیں بنیں گے- پاک فوج کے ترجمان میجر جنرل راشد قریشی نے کہا ہے کہ جنرل مشرف کے آمر بننے کا کوئی خدشہ نہیں وہ ایک سال اور آٹھ ماہ سے برسراقتدار ہیں اور ہر شخص جانتا ہے کہ وہ اپنے دل میں ملک کا درد رکھتے ہیں- بی بی سی کو ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ جنرل مشرف جو کچھ اس ملک کے لئے کر رہے ہیں اس میں ان کا کوئی ذاتی مفاد نہیں- انہوں نے حلف لینے کے بعد اپنے خطاب میں واضح کیا ہے کہ یہ سب ملک کے عظیم تر مفاد میں کیا تاہم اس اقدام میں دورہ بھارت کا کوئی تعلق نہیں' اٹھارہ ماہ کے سے حکومت نے ملک کے بہترین مفاد میں فیصلے کئے اور گزشتہ چودہ پندرہ ماہ میں عالمی سطح پر تسلیم کیا گیا کہ ملک پاکستان میں اقتصادی بحالی کی طرف قدم بڑھ رہا ہے تمام عالمی مالیاتی اداروں نے پاکستان میں جاری اصلاحات کو سراہا ہے اور اس عرصے میں اعلیٰ حکومتی شخصیات میں سے کسی ایک کے خلاف بھی بدعنوانی کے الزامات سامنے نہیں آئے-

جنرل مشرف کا عہدہ صدارت اور عالمی ردعمل

جنرل پرویز مشرف کے صدر بننے پر عالمی رہنماؤں نے سخت تنقید کی ہے- بش انتظامیہ کے جاری کردہ بیان میں کہا گیا ہے کہ چیف ایگزیکٹو نے پاکستان کی آئینی اساس کو بری طرح متاثر کیا ہے- مشرف کا یہ اقدام بحالی جمہوریت سے ایک قدم دوری ہے- دولت مشترکہ کے سیکرٹری جنرل نے کہا کہ انہیں اس اقدام سے سخت مایوسی ہوئی ہے- برطانوی وزیر خارجہ نے کہا کہ جنرل مشرف کے اس فیصلے سے پاکستان اور اس کے باہر تشویش میں اضافہ ہوا ہے چینی دفتر خارجہ نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ چیف ایگزیکٹو کے صدر بننے کا فیصلہ پاکستان کا اندرونی معاملہ ہے- آسٹریلیا کی حکومت نے بھی تشویش کا اظہار کیا ہے-

مشرف کی صدارت ہائیکورٹ میں چیلنج پی سی او کے ترمیمی آرڈر کے تحت جنرل مشرف کے صدر مملکت کے منصب پر فائز ہونے کے جواز کو لاہور ہائی کورٹ میں چیلنج کر دیا گیا ہے- اس سلسلہ میں پیپلز لائرز فورم پنجاب کے جنرل سیکرٹری اور ایک مقامی وکیل نے دو الگ الگ رٹ درخواستیں دائر کی ہیں- جن میں کہا گیا کہ آئین سے ماورا اقدام کے تحت جنرل مشرف نے خود کو صدر مملکت کے منصب پر فائز کر کے آئین کی دفعہ 6 کی خلاف ورزی کی ہے اس لئے متذکرہ آئینی دفعہ کے تحت کارروائی عمل میں لائی جائے- دوسری رٹ درخواست میں موقف اختیار کیا گیا ہے کہ جنرل مشرف آئین کے تحت صدر مملکت کے منصب پر فائز ہونے کے قطعاً مجاز نہیں کیونکہ آئین میں صدر کے انتخاب کا طریق کار موجود ہے-

مسئلہ کشمیر پر امریکہ کی مدد چاہتے ہیں وزیر خارجہ عبدالستار نے کہا ہے کہ پاکستان امریکہ سے یہ چاہتا ہے کہ وہ پاکستان اور بھارت کی اس ابتدائی مفاہمت پر پہنچنے کے لئے مدد کرے جو تنازعہ کشمیر کے مستقل اور منصفانہ حل کا باعث بن سکے- امریکی ٹیلی ویژن سی این این کو دیئے گئے انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ پاکستان مسئلہ کشمیر کے سلسلہ میں امریکہ سے جس قسم کی مدد چاہتا ہے اسے ثالثی کا کردار نہیں کہا جا سکتا بلکہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ وہ جس طرح بھی مناسب سمجھے دونوں فریقوں کے درمیان ابتدائی مفاہمت پر پہنچنے کے سلسلہ میں مدد دے تاکہ دونوں کشمیری عوام کے لئے قابل قبول تصفیہ کی جانب پیش رفت کر سکیں-

بیک وقت چار کلیدی عہدے جنرل مشرف ملکی تاریخ میں بیک وقت چار کلیدی عہدوں والی پہلی شخصیت بن گئے ہیں- صدر مملکت کا عہدہ سنبھالنے کے ساتھ جنرل مشرف چیف ایگزیکٹو' جوائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی کے چیئرمین اور بری فوج کے سربراہ ہیں-

قومی خزانہ میں لوٹ مار عدالت عالیہ لاہور کے چیف جسٹس مسٹر فلک شیر نے قرار دیا ہے کہ سیاست دان اور بیوروکریسی نے چوروں لٹیروں کی طرح ملک کو گروی رکھ دیا ہے- وہ قومی خزانہ لوٹ کر کھا گئے- ملک کی بدقسمتی ہے کہ جو بھی چور لیٹرا قرض لیتا ہے واپس نہیں کرتا-

بھارت نے مشرف کو صدر تسلیم کر لیا بھارت نے اعلان کیا ہے کہ وہ چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف کو بطور صدر پاکستان تسلیم کرتے ہیں 14 جولائی کو جب جنرل مشرف بھارت کے دورہ پر آئیں گے تو بطور صدر پاکستان مکمل پروٹوکول دیا جائے گا- قائمقام بھارتی ہائی کمشنر مقیم پاکستان نے حلف برداری کی تقریب میں شرکت کی-

پاک بھارت مذاکرات پر اثر بھارت نے کہا ہے کہ صدر کی تبدیلی سے پاک بھارت مذاکرات پر اثر نہیں پڑے گا- بھارتی دفتر خارجہ نے کہا ہے کہ صورتحال واضح ہونے تک کوئی ردعمل ظاہر نہیں کر سکتے-

بیان بازی سے گریز کیا جائے جنرل پرویز مشرف نے بھارتی وزیراعظم سے ٹیلی فون پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ واجپائی صاحب' غیر ذمہ دارانہ بیان بازی سے گریز کیا جائے- تاکہ ملاقات کے لئے سازگار ماحول پیدا ہو سکے-

ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی و کوکنگ آئل
سبزی منڈی- اسلام آباد
بلال انٹرپرائزز
آفس ☎051-440892-441767
رہائش ☎051-410090

چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
10- کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 212508 رہائش 212601

اکسیر اولاد نرینہ
مکمل کورس -/600 روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون 212434 فیکس 213966

چاندی میں الیس اللہ کی انگوٹھیوں کی نادر ورائٹی
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
فون 213158

معلوماتی لٹریچر مفت
290 پرانی ضدی امراض' 45 زنانہ ادویات 22 مردانہ ادویات' 57 روزمرہ گھریلو ادویات 68 پرانی امراض کے لئے کورسز' 7 فسٹ ایڈ سمیلو 50 ادویات حیوانات اور 12 پولٹری ادویات پر مشتمل مفید معلوماتی لٹریچر ہیڈ آفس یا اپنے شہر کے سٹاکسٹ سے مفت حاصل کریں- بذریعہ ڈاک منگوانے کے لئے خط تحریر فرمائیں
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ پاکستان

نوٹس داخلہ برائے کمپیوٹر + انگلش اسپیکنگ کلاسز

اللہ کے فضل سے کمپیوٹر + انگلش اسپیکنگ کلاسز (مارننگ گروپ) نہایت کامیابی سے جاری ہیں- طلباء و طالبات کے پرزور اصرار پر یکم جولائی 2001ء سے نیشنل کالج ربوہ میں شام کی کلاسز کا آغاز ہو رہا ہے- Matric, F.A/F.Sc اور B.A/B.Sc کے امتحانات سے فارغ طلباء و طالبات کے لئے الگ الگ گروپس میں داخلہ جاری ہے-

Children English + Computer Class

چوتھی سے نویں جماعت تک کے طلباء و طالبات کے لئے گرمیوں کی چھٹیوں میں الگ الگ گروپس میں اسپیشل چلڈرن کلاسز کا آغاز یکم جولائی سے ہو رہا ہے- جس میں ان کو انگلش بول چال اور کمپیوٹر کی بنیادی چیزیں پڑھائی جائیں گی- کورس کا دورانیہ دو ماہ ہوگا-

سیمینار

نیشنل کالج 24 جون 2001ء بروز اتوار بوقت 6:00 بجے شام ایک سیمینار کا اہتمام کر رہا ہے جس میں گرمیوں کی چھٹیوں میں فارغ نیز امتحانات سے فارغ میٹرک' ایف- اے اور بی اے کے طلباء و طالبات اور ان کے والدین کی مستقبل کا لائحہ عمل طے کرنے اور فارغ وقت کے بہترین اور مفید استعمال کے بارے میں راہنمائی کی جائے گی- والدین اور طلباء و طالبات سے اس سیمینار میں شرکت کی درخواست ہے-

نیز تمام دلچسپی رکھنے والے احباب بھی تشریف لا سکتے ہیں-

نیشنل کالج ربوہ
23- شکور پارک ربوہ فون: 212034

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61